ISSN Online : 2709-4030
ISSN Print : 2709-4022

Vol.8 No.2 2024

مذاہب عالم میں تفریح کا تصور اور اس کی اہمیت وافادیت: ایک تحقیقی مطالعہ

The Concept of Recreation in World Religions and Its Importance and Benefits: A Research Study

Hafiz Muhammad Usman
Ph.D. Scholar, Department of Islamic Studies, Green International University, Lahore.
(Email: usman622hafiz@gmail.com)
Dr. Irfan Jafar
Lecturer Islamiat, Govt Graduate College, Sahiwal.
International Post-Doc Fellowship, Islamic Research Institute, IIU, Islamabad.
(Email: i.z03035040887@gmail.com)
Ubaid ul Rahman
Ph.D. Scholar, Department of Islamic Studies, Green International University, Lahore. &
Lecturer: Punjab College &List University, Lahore.
(Email: uhafizg@gmail.com)

Abstract
The concept of recreation has existed in every era and among all nations. However, each nation has organized it according to its own civilization and culture. Recreation is a practical activity in which individuals engage during their leisure time to refresh their minds. This natural recreation can take any form, as it is an inherent human instinct, and nature itself has provided the means for this recreation. In the present era, the concept of recreation has become a significant subject of study and research. Recreation has gained the status of psychological therapy, and various methods are being employed to achieve it. It cannot be denied that just as every society, culture, values, traditions, and religious beliefs differ, so does the concept of recreation within each society, aligning with its social culture .The Pakistani society, being a Muslim society, reflects these unique cultural norms in its recreational practices. In modern societies, recreation has become an essential part of human life. In the fast-paced, mechanical era and competitive environment, people become exhausted from work, and they find solace in recreation. This concept of recreation is not a pastime of the present age but has existed since ancient times, maintaining its importance and benefits in every society.This research study examines the concept, importance, and benefits of recreation in various world religions. It explores the theories of recreation in light of different religious texts and beliefs to understand how different religions view recreation and how their followers engage in it. The results of the research show that recreation holds a special place and importance in every religion, contributing not only to spiritual tranquility but also to social harmony.

Keywords: Recreation in religions Benefits of recreation Religious beliefs and leisure activities, Importance of recreation, Cultural aspects of recreation

تعارف

تفریح کا تصور ہر زمانے میں اور ہر قوم میں پایا جاتا ہے۔ البتہ ہر قوم اپنی تہذیب و تمدن کو ملحوظ خاطر رکھتے ہوئے اس کا اہتمام کرتی رہی ہے۔ تفریح ایک عملی عمل ہے۔ جس میں انسان فارغ اوقات میں اپنے ذہن کو فرحت بخشنے کے لیے تفریح کرتا ہے۔ یہ طبعی تفریح کسی بھی طرح ہو سکتی ہے، چونکہ تفریح انسانی فطرت ہے اور خود قدرت نے انسان کی اس تفریح کے وسائل بھی فراہم کیے ہیں۔ عصر حاضر میں تفریح کا تصور علم و تحقیق کا ایک مستقل موضوع بحث بن چکا ہے۔ تفریح کو نفسیاتی علاج کا درجہ حاصل ہو گیا ہے اور اس کے لیے مختلف وسائل اختیار کیے جا رہے ہیں۔ اس حقیقت سے انکار نہیں کیا جا سکتا کہ جس طرح ہر معاشرے، ثقافت، اقدار، روایات اور مذہبی عقائد مختلف ہوتے ہیں اسی طرح معاشرے میں تفریح کا تصور بھی متعلقہ سماجی ثقافت سے ہم آہنگ ہوتا ہے۔ پاکستانی معاشرہ ایک مسلم معاشرہ ہے۔ اور عصر حاضر میں جدید معاشروں میں تفریح انسانی زندگی کے معمولات کا لازمی حصہ بن چکی ہے۔ تیز مشینی دور اور مقابلے کی فضا میں کام کرنے سے انسان تھک کر چور ہو جاتا ہے اس کا حل اس نے تفریح میں ڈھونڈا ہے۔ یہ تفریح کا تصور موجود زمانے کا مشغلہ نہیں ہے بلکہ زمانہ قدیم سے اس کا تصور موجود رہا ہے اور اس کی اہمیت وافادیت ہر معاشرے میں رہی ہے۔

ISSN Online : 2709-4030
ISSN Print : 2709-4022
Vol.8 No.2 2024

زیر نظر مقالہ بعنوان" مذاہب عالم میں تفریح کا تصور اور اس کی اہمیت وافادیت: ایک تحقیقی مطالعہ " میں تفریح کے معنٰی ومفاہیم کو سمجھنے کے ساتھ ساتھ تفریح و مشاغل کے حوالے سے مختلف نظریات اور مختلف مذاہب عالم سے آگاہی حاصل کرتے ہوئے قرآن وسنت کی روشنی میں تفریح کے اصول کو واضح کیے گئے ہیں اور مزید برآں تفریح کے انسانی زندگی پر کیا اثرات مرتب ہوتے ہیں ان کو زیر بحث لایا گیا ہے۔

تفریح کا لغوی معنٰی

تفریح فارغ وقت میں دلچسپ سرگرمی اختیار کرنے کو کہتے ہیں۔ یہ لفظ اردو، عربی اور فارسی تینوں زبانوں میں مستعمل ہے۔اردو میں اسے خوش طبعی، چہل، ہواخوری، سیر، دل بہلانا، تازگی اور طبیعت کی فرحت کے لیے استعمال کیا جاتا ہے۔ جبکہ تفریح طبع سے مراد دل لگی، ہنسی، چہل، کھلی لیا جاتا ہے۔اور تفریحا کہنے کا مطلب ہنسی سے، دل لگی سے بطور خوش مزاجی اور مزاح لیا جاتا ہے۔[1] اصلاً یہ لفظ عربی زبان کا ہے۔اس کا مادہ" **ف،ر،ح**" ہے۔ علی العموم فرح کا مطلب " نقیض الحزن" ہے۔یعنی غم کا متضاد۔ عربی میں کہا جاتا ہے: ﴿هوان يجد في قلبه خفة﴾[2] " اس سے مراد دل کا ہلکا پن ہے" الفرح کا ایک معنٰی "البطر" بھی ہے۔ جس کا مطلب غرور و تکبر ہے قرآن کریم میں ہے۔ ارشاد ربانی ہے:

﴿ لَا تَفْرَحْ إِنَّ اللَّهَ لَا يُحِبُّ الْفَرِحِينَ ﴾[3] " مت اتراؤ۔یقیناً اللہ تعالی غرور کرنے والوں سے محبت نہیں رکھتا۔"

در حقیقت یہ دونوں معانی متقارب ہیں۔کیونکہ جب خوشی حاصل ہوتی ہے تو کبھی غرور آجاتا ہے۔[4] اسی طرح" الفرحۃ" سے مراد وہ چیز ہے جس سے خوشی حاصل ہو یا وہ چیز جس کے بدلے میں فرحت ملے۔[5] عربی زبان میں یہ لفظ متضاد معانی والے الفاظ میں شامل ہے۔اگر اس سے مراد حصول فرحت ہے تو کبھی اس سے مراد زوال فرحت بھی ہوتا ہے۔خوشی کا حصول اور غم زدہ ہونا دونوں اس کے معنی میں شامل ہیں۔اور تب یہ باب افعال و تفعیل میں استعمال ہوتا ہے۔[6] انگریزی میں تفریح کا مفہوم ادا کرنے درج ذیل الفاظ کا استعمال ہوتے ہیں:۔

'' Exhilarating, rejoicing, gladdening, gratification diversion, amusement, fun, jest and recreation,'' [7]

تفریح کا اصلاحی مفہوم

اصطلاحی طور پر تفریح کا مفہوم ادا کرنے کے لیے انگریزی زبان میں لفظ "Recreation" استعمال ہوتا ہے۔اس کا معنٰی، فارغ وقت میں دلچسپ مشغلہ اختیار کرنا ہے۔انگریزی لغت کے ماہر Hornby لکھتے ہیں:

'' An Activity done for enjoyment when one is not working'' [8]

"فارغ وقت میں دلچسپی کی حامل سرگرمی اختیار کرنا"

---

(1) نیر، نورالحسن، مولوی، **نور اللغات**، (کراچی: جنرل پبلشنگ ہاؤس، ۱۹۵۹ء)، ج۲، ص۲۰۸۔

(2) افریقی، ابن منظور، محمد بن مکرم، **لسان العرب**، (بیروت: دار صادر)، مادہ (ف،ر،ح) ج۲، ص۵۴۱۔

(3) القصص ۲۸ : ۷۶

(4) افریقی، ابن منظور، **لسان العرب**، ج۲، ص ۵۴۱

(5) **لسان العرب**، ج۲، ص۵۴۱۔

(6) **لسان العرب**، ج۲، ص۵۴۱۔

(7) Shakaspeare , John , **Dictionary Urdu , English and Urdu** , Stringess 11, P:529.

(8) Hornaby, Albert Sydnay Hornby , **Oxford Advanced Learners Dictionary**, England 1995,5th edition, P:996.

" Recreation" کا لفظ دو الفاظ یعنی Re اور" creation" کا مجموعہ ہے اس کا مطلب ہے کہ کوئی نئی چیز مثلاً ماحول یا انداز وغیرہ تخلیق کرنا۔ [1] اس سے مراد تفریح اس لیے لیتے ہیں کہ تفریح فرد کو دوبارہ نئے جذبے سے زندگی کے امور سرانجام دینے کے لیے تیار کرتی ہے۔ مختصر یہ ہے کہ تفریح سے مراد فارغ وقت میں دلچسپی کی حامل سرگرمی میں رضاکارانہ شمولیت ہے اور تفریح کرنے والے سے یہ توقع رکھی جاتی ہے کہ وہ مثبت اور سماجی قبولیت کی حامل سرگرمی اختیار کرے گا۔

تفریح کا مفہوم

جس کو ہم تفریح کہتے ہیں، اس کے لغوی معنی کیا ہیں؟ تفریح کے لغوی معنی ہیں دل کو فرحت بخشنا۔ آپ گرمی کے موسم میں کہیں دور سے آرہے ہوں، سخت تھکان اور پیاس ہو اور کسی اچھے شربت کا ایک ٹھنڈا گلاس پی لیں تو دل کو ایک فرحت پہنچتی ہے، خوشی اور مسرت کا احساس ہوتا ہے۔ اس کیفیت کے فراہم کرنے کو تفریح کہتے ہیں۔ جس طرح جسم کی تفریح ہوتی ہے، عقل کی تفریح بھی ہوتی ہے، ذہن کی تفریح بھی ہوتی ہے، جذبات واحساسات کی تفریح بھی ہوتی ہے، دل کی تفریح بھی ہوتی ہے اور یہ تفریح انسانی مزاج، انسانی طبیعت، انسانی جذبات واحساسات کو regenerate کرنے کے لیے ہوتی ہے۔ انسان ایک ماحول سے اکتا جاتا ہے، بعض اوقات ماحول کی یکسانیت اسے بور کر دیتی ہے، وہ پریشان ہو جاتا ہے، اس بنا پر ماحول میں جدت پیدا کرنے کے لیے اسے کچھ کرنا پڑتا ہے۔ عربی کا ایک جملہ ضرب المثل ہے: کل جدید لذیذ، ہر جدید لذیذ ہوتا ہے، ہر نئی چیز میں ایک لذت ہوتی ہے۔ انسان کا مزاج یہ ہے کہ وہ ہر نئی چیز کو حاصل کرنا چاہتا ہے، اس لیے کہ وہ نئی چیز میں لذت محسوس کرتا ہے۔ اگر کسی پرانی چیز کو بھی نئے انداز سے پیش کیا جائے تو اس میں بھی ایک نیا پن محسوس ہوتا ہے۔ آپ گھر میں جائیں اور گھر کے فرنیچر کو ایک نئے انداز سے ترتیب دے دیں، اس کی تشکیل بدل دیں تو کمرہ نیا معلوم ہونے لگے گا۔ پرانی کتابیں نکالیں، انہیں نئی ترتیب دے دیں، ان کی نئی جلدیں بنوالیں تو آپ کو اس میں ایک نیا پن اور اپنائیت محسوس ہونے لگے گی، ایک خوشی محسوس کریں گے۔ آپ لباس کی تراش خراش میں تھوڑی جدت پیدا کرلیں تو آپ کو اچھا لگے گا، خوشی محسوس ہوگی۔

گویا جدت میں انسان لذت محسوس کرتا ہے اور نئے پن میں ایک تفریح محسوس ہوتی ہے۔ عام معمول سے ہٹ کر انسان جب کوئی نئی چیز کرتا ہے تو اس کو خوشی ہوتی ہے، اس خوشی کی وجہ سے تفریح محسوس ہوتی ہے، اس تفریح سے جذبے اور احساس میں ایک نئی زندگی محسوس ہوتی ہے۔ ہم لوگ جو شہروں میں رہتے ہیں، تفریح کے لیے پہاڑوں پر جاتے ہیں اور جو لوگ پہاڑوں پر رہتے ہیں، وہ تفریح کے لیے شہروں میں آتے ہیں۔ ہم دیکھتے ہیں کہ گاؤں سے لوگ یہاں اسلام آباد آتے ہیں، فیصل مسجد آتے ہیں اور اس گھاس پر بیٹھ کر تفریح محسوس کرتے ہیں۔ جس ماحول میں ہمیں کوئی اپنائیت محسوس نہیں ہوتی، وہ اس ماحول میں پورا دن گزارتے ہیں۔ جو لوگ لاہور کے رہنے والے ہیں، وہ چھانگا مانگا جاتے ہیں اور چھانگا مانگا کے رہنے والے لاہور میں آتے ہیں۔ اس سے اندازہ کیا جاسکتا ہے کہ جو آدمی جس ماحول میں رہتا ہے، اس سے ہٹ کر وہ نیا ماحول تلاش کرنا چاہتا ہے۔ یہ ایک فطری بات ہے، اس میں شرعاً کوئی قباحت نہیں ہے۔ شریعت نے انسان کے تمام فطری تقاضوں کی تکمیل کا سامان کیا ہے، اس تقاضے کی تکمیل کا سامان اور اس سلسلے میں ہدایات بھی شریعت میں موجود ہیں۔ لیکن اس کی شرائط کیا ہیں؟ اس کی حدود کیا ہیں؟ اس پر ابھی بات ہوگی۔ لیکن اس حد تک ہر شخص اتفاق کرے گا کہ لوگ اپنے مزاج اور طبیعت کو ایک جدت سے ہم آہنگ کریں، اپنی صلاحیتوں کو جلا بخشیں، اپنی کارکردگی کو بہتر بنائیں، اپنی کارکردگی میں اگر کمی آرہی ہے، کوئی سستی واقع ہورہی ہے تو اس سستی کو دور کریں، یہ بات شریعت کے مزاج کے عین مطابق ہے، شریعت نے اس کی تعلیم دی ہے۔

تفریح کا قرآن وسنت میں مفہوم

قرآن وحدیث میں " ف۔ر۔ح" مادے سے لفظ فرح اور اس کے مشتقات کا استعمال متعدد بار ہوا ہے جبکہ تفریح بروزن تفعیل کا ذکر قرآن قرآن وحدیث میں عام طور پر نہیں دیکھا گیا البتہ قرآن وحدیث میں تفریح کا مفہوم واضح ہے۔ قرآن وسنت کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ اہل ایمان کی حقیقی خوشی عبادت کی ادائیگی کے وقت، نزول قرآن سے رضائے الٰہی کے حصول اور آخرت کی کامیابی میں ہے۔ قرآن کریم میں ہے:

﴿ وَالَّذِيْنَ اٰتَيْنٰهُمُ الْكِتٰبَ يَفْرَحُوْنَ بِمَآ اُنْزِلَ اِلَيْكَ وَمِنَ الْاَحْزَابِ مَنْ يُّنْكِرُ بَعْضَهٗ ؕ قُلْ اِنَّمَآ اُمِرْتُ اَنْ اَعْبُدَ اللّٰهَ وَلَآ اُشْرِكَ بِهٖ ؕ اِلَيْهِ اَدْعُوْا وَاِلَيْهِ مَاٰبِ ﴾ [2]

)1 (Brokam , Christion Fronk Brokman , **Recrational use of Wildlands** , New year , ,1959, P:1.

(2)الرعد ۱۳: ۳۶

حرف و سخن
ISSN Online : 2709-4030
ISSN Print : 2709-4022
Vol.8 No.2 2024

" اور وہ لوگ جن کو ہم نے کتاب دی وہ خوش ہوتے ہیں اس چیز کے ساتھ جو آپ کی طرف اتاری گئی ر جن کو ہم نے کتاب دی وہ اس پر خوش ہوتے جو تمہاری طرف اترا اور ان گروہوں میں کچھ وہ ہیں کہ اس کے بعض سے منکر ہیں تم فرماؤ مجھے تو یہی حکم ہے کہ اللہ کی بندگی کروں اور اس کا شریک نہ ٹھہراؤں میں اسی کی طرف بلاتا ہوں اور اسی کی طرف مجھے پھرنا۔"

سورۃ آل عمران میں ہے:

﴿فَرِحِينَ بِمَا آتَاهُمُ اللَّهُ مِن فَضْلِهِ وَيَسْتَبْشِرُونَ بِالَّذِينَ لَمْ يَلْحَقُوا بِهِم مِّنْ خَلْفِهِمْ أَلَّا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ﴾ (1)

"(وہ) اس پر خوش ہیں جو اللہ نے انہیں اپنے فضل سے دیا ہے اور اپنے پیچھے (رہ جانے والے) اپنے بھائیوں پر بھی خوش ہیں جو ابھی ان سے نہیں ملے کہ ان پر نہ کوئی خوف ہے اور نہ وہ غمگین ہوں گے۔"

فرمان رسول ﷺ ہے: ﴿للصائم فرحتان يفرحهما اذا افطر ورح و اذا لقى ربه فرح بصومه﴾ (2) " روزہ دار کے لیے دو خوشیاں ہیں۔ جن سے وہ خوش ہوتا ہے جب افطار کرتا ہے تو خوش ہوتا ہے اور جب اپنے رب سے ملے گا تو اپنے روزے سے خوش ہو گا۔"

قرآن وسنت میں ترغیب دی گئی ہے کہ اہل ایمان اپنا فارغ وقت یاد الٰہی میں صرف کریں اسی میں ان کے لیے حقیقی لذت ہے۔ اگر اللہ تعالیٰ کی قائم کردہ حدود کے اندر رہ کر دلچسپ اور پُر لطف مشاغل اختیار کیے جائیں تو شریعت محمدیہ ﷺ میں اس کی اجازت ہے۔ گویا روئے زمین کی سیاحت تفریحی عمل ہے اور اس کو عبرت کرنے کے مقصد سے مشروط کر کے عمل کرنے کا حکم دیا گیا ہے۔

سورت الاعراف میں ہے: ﴿فَاقْصُصِ الْقَصَصَ لَعَلَّهُمْ يَتَفَكَّرُونَ﴾ (3) " آپ قصہ بیان کیجئے شاید کہ وہ غور و فکر کریں۔"

پس قصہ گوئی ایک تفریحی عمل ہے لیکن اس کے لیے فکر انگیز ہونا پسندیدہ عمل ہے۔ قرآن حکیم کے ان احکام کی روشنی میں صحابہ کرامؓ بسا اوقات باقاعدہ تفریحی سرگرمیوں کا بندوبست بھی فرمایا کرتے تھے۔ ایک روایت میں آتا ہے کہ: ﴿عن انس قال لما قدم رسول اللہ ﷺ المدینۃ لعبت الحبشۃ لقدومہ فرحا بذلک لعبوا بحرا بھم﴾ (4)

" حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے وہ فرماتے ہیں کہ جب رسول اللہ ﷺ مدینہ تشریف لائے تو آپ ﷺ کے آنے کی خوشی میں حبشیوں نے برچھیوں کے ساتھ اپنے کھیل کا مظاہرہ کیا۔"

الغرض قرآن وسنت میں تفریح کے عمل کی اجازت ہے بشرطیکہ اس کے نتیجے میں فرد کے اندر اسلام کے مطلوبہ مقاصد کو سمجھنے اور پانے کی اہلیت میں اضافہ یا بہتری ممکن ہو۔

تفریح کی ضرورت واہمیت

تفریحی سرگرمیوں کے کئی اہم مقاصد متعین کیے گئے ہیں ان سے جسمانی، دماغی اور سماجی بہتری کی توقع کی جاتی ہے اور امید کی جاتی ہے کہ تفریحی سرگرمیوں کے انعقاد سے جدید دور میں واقع ذہنی تناؤ (Tension) میں کمی واقع ہو گی۔

- George D. Butler نے تفریحی سرگرمیوں کے درج ذیل مقاصد متعین کیے ہیں۔

1. انسانی خوشی کا حصول
2. دماغی اور جسمانی صحت
3. کردار کی نشوونما

---

(1) ال عمران ۳: ۱۷۰

(2) البخاری، محمد بن اسماعیل، **الجامع الصحیح**، کتاب الصیام، باب ھل یقول انی صائم اذا شتم، (بیروت: دار الکتب العلمیہ) رقم الحدیث: ۱۹۰۴، ج ۴، ص ۱۱۸۔

(3) الاعراف، ۷: ۱۷۶

(4) سجستانی ابوداؤد، سلیمان بن اشعث، **سنن ابی داؤد**، کتاب الادب، باب فی الغناء، (ریاض: دار السلام) رقم الحدیث: ۴۹۱۵، ج ۵، ص ۴۳۴۔

ISSN Online : 2709-4030
ISSN Print : 2709-4022
Vol.8 No.2 2024

4. جرائم سے تحفظ
5. سماجی استحکام
6. اخلاقی زندگی میں بہتری
7. تحفظ حیات
8. معاشی زندگی کا سکون
9. جمہوری/اجتماعی زندگی کا سکون

- Charles A.Bucher کہتے ہیں کہ تفریح کے دیگر مقاصد کی نسبت چار مقاصد ایسے ہیں جن کو دیگر مقاصد پر ترجیح حاصل ہے وہ یہ ہیں:۔
  1. حفظان صحت بشمول جسمانی تناسب کے لیے
  2. انسانی تعلقات کے حوالے سے مقاصد
  3. سماجی ارتقاء کے لیے
  4. فرد کی بہتری کے لیے

تفریح کی اہمیت اور اس کے اثرات

انسانی زندگی کے مراحل میں تفریح، کھیل، اور دیگر مشاغل کی اہمیت وافادیت سے انکار نہیں کیا جا سکتا ہے اور ان تفریحی سرگرمیوں کے انسانی زندگی پر دیرپا اثرات مرتب ہوتے ہیں۔ جو انسانی جسم اور ذہن کی نشوونما میں بہت مفید ثابت ہوتے ہیں۔ ذیل میں تفریح کی اہمیت اور اس کے اثرات کو بیان کیا جاتا ہے ملاحظہ کیجئے۔

- انسانی زندگی اور تفریح

انسانی زندگی میں تفریح کی زبردست اہمیت ہے۔ دنیا میں لوگ چاہے کسی بھی رنگ و نسل سے تعلق رکھتے ہوں اور کسی بھی مذہب کے پیروکار ہوں ان کی زندگی یں تفریح کسی نہ کسی شکل میں داخل رہتی ہے، یوں اسے آفاقی حیثیت حاصل ہے۔ Dr. Ducher لکھتے ہیں۔

'' Recreation to some extent has always been a part of the lives of all people of every race , nation and creed.'' (1)

''تفریح کو ہمیشہ سے ہی تمام انسانی زندگیوں کا حصہ قرار دیا گیا اگرچہ لوگ کسی، نسل، عقیدے یا قوم سے ہی تعلق رکھتے ہوں۔''

مزید کہتے ہیں کہ سابقہ اقوام مثلاً چینی، ہندو، ایرانی، مصری، بابلی، اور یونانی وغیرہ کی تاریخ گواہ ہے کہ وہ بھی تفریحی مشاغل اختیار کرتے تھے۔

- تفریح کی سماجی حیثیت

تفریح درحقیقت سماجی مسئلہ ہے۔ یہ عام لوگوں کی خواہشات اور دلچسپیوں سے مراد ہے۔ لوگ اپنے فارغ اوقات کو کن دلچسپ مشاغل میں گزارتے ہیں؟ اس سے ان کے اجتماعی رجحانات کا بھی اندازہ لگایا جا سکتا ہے۔ چنانچہ ایک مہذب معاشرے کے باسی اپنی تفریحی سرگرمیوں کو منضبط طریقے سے تشکیل دیتے ہیں۔ لوگوں کی بہتر سماجی زندگی کے لیے نوجوانوں کے لیے مواقع مہیا کیے جائیں کہ وہ مثبت طریقے سے اور مفید نتائج کی حامل تفریحی سرگرمیاں اختیار کر سکیں، جیسے کھیل، تماشے، اداءکاری، رنگ کاری، دستی ہنرمندیاں، اور گھر سے باہر کی اجتماعی سرگرمیاں وغیرہ تاکہ وہ اپنی تخلیقی صلاحیتوں کا اظہار کر سکیں اور معاشرے کی بہتر خدمت کے قابل ہو سکیں۔ جدید دور میں جبکہ انسان زیادہ مصروف ہے وہ اعصابی وذہنی تناؤ کا شکار ہے۔ اس کے لیے ایسی مشغولیات ضروری ہو گئی ہیں جن کو اختیار کر کے وہ دوبارہ معتدل ہو کر اپنے فرائض حیات کو بہتر طریقے سے سرانجام دے سکے۔ اس حوالے سے تفریح کو سماجی سماج کے توازن کو برقرار رکھنے کے لیے بڑی قوت تسلیم کیا گیا ہے اور اسے معاشرے کے تمام شعبہ جات مثلاً تعلیم، صحت،

)1 (Bucher,Dr,Cariesa, **Foundation of Physical Eduction U.S.A: The C.vmasby** .1964, 4th Edition

مذہب اور فرائض منصبی ادا کرنے کے لیے اور فرد کی ذاتی نمو کے لیے لازمی قرار دیا گیا ہے۔[1]

- جنسی تفریح

شدید محنت کرنے والے بہت سے لوگ اپنی تھکاوٹ اتارنے کے لیے جنس مخالف ست تسکین حاصل کرتے ہیں۔ مشہور زمانہ ماہر نفسیات فرائڈ جنسی عمل سے تسکین کو اصول انبساط قرار دیتا ہے۔ کیونکہ اس عمل سے تناؤ(Tension)زائل ہو جاتا ہے۔ اور نفس کو تسکین حاصل ہوتی ہے جس کے نتیجے میں وہ دوبارہ کام کے لیے تازہ دم ہو جاتا ہے۔[2]

- تفریح اور معیشت

معیشت کی بہتری کے لیے تفریح بہتر کردار ادا کرتی ہے، صنعتی نفسیات کے ماہرین اپنے ورکرز کی کارکردگی تیز کرنے کے لیے اور ان کو زیادہ پیداوار مہیا کرنے پر تیار کرنے کے لیے تفریحی مشاغل کے امتزاج کی سفارش کرتے ہیں۔ بہت سے سروے اور متعلقہ رپورٹس ظاہر کرتی ہیں کہ دوران کام اگر موسیقی کا بندوبست کیا جاتا ہے تو کارکنان کے کام کی رفتار تیز ہو جاتی ہے۔ مختلف تحقیق سروے اسی نکتے کی وضاحت کے لیے ہوتے ہیں کہ کیا کارکنان دوران کام موسیقی پسند کرتے ہیں۔ Joseph tiffin ان کا خلاصہ ان الفاظ میں ذکر کرتے ہیں۔

''Music is universally linked by the workers''[3]

" پوری دنیا میں موسیقی ورکرز کی پسندیدہ ہے"

- تفریح اور علاج

عموماً جس کام کے لیے فرد کو مجبور کیا جائے اسے اس میں زیادہ دلچسپی نہیں ہوتی۔ دلچسپ مشاغل آرام پہنچاتے ہیں اس لیے اب ہسپتالوں میں ایسی ضروریات بہم پہنچائی جاتی ہیں جن کو مریض اختیار کر کے تسکین حاصل کرتے ہیں۔ بیماری کے دوران مریض کا خوش اور مطمئن رہنا اس کی قوت مدافعت میں اضافہ کرتا ہے اور وہ تیزی ست رو بصحت ہونے لگتا ہے۔ جس طرح ادویات اور دیگر معالجاتی معاون اشیاء ایکس رے وغیرہ مریض کی بہتری کے لیے استعمال ہوتے ہیں اس طرح تفریح کو بھی بطور علاج استعمال کیا جاتا ہے کوئی مختلف سوچ نہیں ہے۔ بہت سے امراض خصوصاً دماغی امراض میں اطباء مرض کی شناخت کے لیے بھ تفریحی سہولتوں کو استعمال کرتے ہیں۔ مریض کے رجحانات کا اندازہ مریض کی دلچسپیوں سے لگایا جاتا ہے۔

تفریح کے فرد پر اثرات

بچے اپنے جذبات واحساسات کا اظہار کھیل اور اس جیسی دوسری سرگرمیوں میں کرتے ہیں اس سے ان کی نشوونما پر مثبت اثرات مرتب ہوتے ہیں چنانچہ تعلیمی اداروں کو چاہیے کہ وہ بچوں کو اپنے شخصیت کے اظہار کے لیے تفریحی سرگرمیوں کا انعقاد کریں۔ تفریح میں فرد شریک ہو کر دلچسپی کے ساتھ بہت سی مہارتوں کو بھی حاصل کرتا ہے اسے مسائل حل کرنے کا سلیقہ آجاتا ہے۔ ہمارے کھیل کے میدان نہ صرف فرد کی متوازن نشوونما کرتے ہیں بلکہ ان میں سماجی شعور بھی پیدا کرتے ہیں۔

Bright Bill اور Meryer دونوں حضرات نے کاصی تفصیل کے ساتھ ذکر کیا ہے کہ ہے کہ تفریحی سرگرمیاں فرد پر کیا اثرات مرتب کرتی ہیں، انہوں نے درج ذیل اثرات کا خصوصی ذکر کیا ہے۔

1. **حصول مسرت**: فرد کا بنیادی حق ہے جو اسے تفریحی سرگرمیوں میں مشغولیت سے ملتا ہے۔ مقاصد تفریح میں اسے اولین حیثیت حاصل ہے۔
2. **طمانیت**: یہ احساس بڑا زبردست ہوتا ہے کہ بغیر کسی کے مجبور کیے اپنی ذات کی من چاہی تسکین پا رہا ہو۔ تفریح کا یہ بڑا نتیجہ ہے۔

---

(1) شہزاد احمد نوید، **تفریح کا اسلامی تصور**، (فیصل آباد: دولت کارپوریشن، ۲۰۰۳)، ص ۱۳۔

(2) **تفریح کا اسلامی تصور**، ص ۱۳۔

)3(Tiffin , Joseph, **Intustrial Paycholy** , London , 1951m p:409

ISSN Online : 2709-4030
ISSN Print : 2709-4022
Vol.8 No.2 2024

3. **متوازن نشوونما:** اگرچہ تکنیک اور مہارتی سائنس کی ترقی نے انسان کو بہت سی سہولتیں عطاء کردی ہیں لیکن اس کی شخصیت کی متوازن نشوونما کے لیے ضروری ہے کہ وہ ایسے دلچسپی کے مشاغل اختیار کرکے جو اس کی شخصیت کو متوازن رکھ سکیں۔
4. **تخلیقیت:** انسان جو کرنا چاہتا ہے وہ کر نہیں پاتا بہت سی مجبوریاں آڑے آجاتی ہیں لیکن وہ چاہے تو اپنی تخلیقی صلاحیتوں کا اظہار تفریحی مشاغل کے ذریعے کر سکتا ہے۔
5. **مسابقت:** اجتماعی سرگرمیاں مثبت مسابقت کو فروغ دیتی ہیں۔ فرد کو آگے بڑھنے کے لیے تحریک ملتی ہے۔
6. **کردار سازی:** کردار سازی میں تفریحی سرگرمیوں کا بہت اہم حصہ ہے۔ ایک دوسرے کو برداشت کرنا، باہمی احترام، دیانتداری، خود اعتمادی، اور سماجی ہم آہنگی جیسے اوصاف تفریحی سرگرمیوں سے ہی فروغ پاتے ہیں۔
7. **ذہنی آموزش:** ذہنی آموزش کو بہتر کرنے کے لیے اپنی پسندیدہ مہارتوں میں ماہر ہونے کے لیے تفریح کا زبردست کردار ہے کیونکہ یہ بات مسلمہ ہے کہ بچہ وہی تیزی سے اور جلد سیکھتا ہے جس میں اسے دلچسپی ہو۔
8. **جسمانی سرگرمیاں:** کھیلوں، دوڑنے، بھاگنے کے مشاغل، سیر و سیاحت وغیرہ ایسی سرگرمیاں جن سے جسمانی و بدنی اصلاح ہوتی ہے اور فرد صحت مند اور متناسب الاعضاء رہتا ہے۔
9. **سماجی فوائد:** دیگر فوائد سے قطع نظر، سماجی شعور ایک ایسا معاملہ ہے جس کو تفریحی سرگرمیوں کی افادیت میں نظرانداز نہیں کیا جا سکتا۔ جدید زندگی شہری زندگی ہے۔ آج کا انسان مل کر رہنا چاہتا ہے اس کے لیے ایک دوسرے کو سمجھنا ضروری ہے۔ برداشت کرنا ضروری ہے اور مل کر رہنے کے لیے اصول معلوم ہونے چاہیے۔ یہ تمام سماجی تقاضے سرگرمیاں فرد کو احسن انداز سے معلوم کراتی ہیں۔

تفریح اور تعلیم

دور جدید میں تعلیمی عمل کو خوشگوار بنانے پر تعلیمی ماہرین بہت زور دے رہے ہیں۔ لہذا اس ضمن میں تفریحی سرگرمیوں کا کردار نہایت اہم ہے۔

"The school has a definite relationship to recreation " [1] سکول کا تفریح سے لازمی تعلق ہے "

مختلف تعلیمی فلاسفرز تفریح کو باقاعدہ اہمیت دیتے ہیں۔ تجربیت پسند جن کو Experimentalist کہا جاتا ہے جن کے سرخیل John Divi ہیں۔ وہ تعلیمی عمل کو خوشگوار بنانا ضروری سمجھتے ہیں، ان کے نزدیک تعلیمی عمل کو لازماً بچوں کی دلچسپیوں سے مشروط ہونا چاہیے۔ تجربیت پسند یقین رکھتے ہیں کہ فارغ اوقات کی تعلیم ہی نصاب کی بنیاد ہے۔

چنانچہ وہ کلاس روم سے باہر کی دلچسپیوں کو زبردست اہمیت دیتے ہیں۔ (Reconstructionist) تعلیم کے ذریعے تعمیر نو چاہتے ہیں وہ بھی تعلیم میں تفریح کو اہم تسلیم کرتے ہیں ان کے خیال میں تفریح بچوں کو ذات کا شعور، سماج کی ہم آہنگی عطاء کرتی ہیں، مل جل کر اختیار کرنے والی سرگرمیوں سے بچوں کو اپنے دل چسپ مشاغل کے ذریعے تخلیقیت کے اظہار کا مواقع میسر آتے ہیں۔ حقیقت پسند فلاسفر (Realist)البتہ عموماً تعلیم اور تفریح کو جدا جدا تصور کرتے ہیں وہ کھیل کی اہمیت تسلیم کرتے ہیں مگر دوران تعلیم نہیں۔ کھیل اگرچہ درست ہے مگر کھیلوں کے میدان میں اور سکول کے وقت کے بعد لیکن اس کو جاری نصاب میں شامل نہیں کیا جائے گا۔[2]

مختلف مذاہب میں تصور تفریح

دنیا کے تمام مذاہب اور اقوام عالم میں تفریح کسی نہ کسی شکل میں موجود ہے۔ اور ان کی دینی و مذہبی تعلیمات میں تفریح اور سکون و راحت والی تفریحی سرگرمیاں شام ہیں۔ ذیل میں چند اہم عالمی مذاہب میں تفریح کا تصور پیش کیا جاتا ہے۔ ملاحظہ کیجئے۔

)1(Bucher .**Foundation of Physcal Eduction** , P:402

)2(Zeigler, Earle F, **Adminstration of Physical Eduction** , Athletics ,U.S.A, 1995.

ISSN Online : 2709-4030
ISSN Print : 2709-4022
Vol.8 No.2 2024

1. عیسائیت اور یہودیت میں تفریح کا تصور

کتاب مقدس عہد نامہ قدیم وجدید کے مطالعہ سے واضح ہوتا ہے کہ دین موسوی و عیسوی میں میں تفریحی مشاغل زندگی میں اہم حیثیت رکھتے ہیں۔ ناچنا، گانا، موسیقی، کھیل، تماشے، رسومات، تقریبات، ضیافتیں، شاعری، پہیلیاں، تماشہ گاہ، ساز و آواز وغیرہ کا ذکر موجودہ تورات وانجیل میں مختلف مقامات پر وارد ہیں۔ جس سے معلوم ہوتا ہے کہ ان ادیان میں عام لوگوں یا پیروکاروں کے لیے لذتوں سے بھرپور زندگی کا تصور موجود ہے۔ کتاب سموئیل دوم میں ذکر ہے کہ مقدس بادشاہ داؤد نے جب یروشلم فتح کیا تو ہو جشن فتح کے موقع پر ناچا[1] جبکہ مقدس بادشاہ سلیمان کی تخت نشینی کے واقعات میں درج ہے کہ: ” اور انہوں نے بانسلیاں بجائیں اور بڑی خوشی منائی ایسا کہ زمین ان کے شور وغل سے گونج اٹھی“ [2]

- یہ تو قومی تہوار کے موقع پر خواتین کے اجتماعی رقص اور گانے کا ذکر ہے۔ جس میں مریم نبیہہ بھی حصہ لیتی تھیں۔ جبکہ عہد نامہ قدیم کی کتاب لوقا میں ہے کہ مسیح نے ایک مثال کی اور اس میں ضیافت کے موقع پر اظہار مسرت کے لیے گانے بجانے اور ناچنے کا ذکر ہے۔[3]
- موجودہ تورات وانجیل میں مختلف مقامات پر کھیل تماشوں کا ذکر ہے۔ عہد نامہ قدیم کی کتاب پیدائش میں یعقوب نبی کا ذکر ہے کہ پو پوٹھنے کے وقت تک ایک شخص سے کشتی لڑتا رہا۔[4] جبکہ کتاب نوحہ میں تلوار بازی اور تیر اندازی کا ذکر ہے۔[5]
- عہد نامہ جدید میں بھی مختلف مقامات پر کھیلوں کا ذکر ہے کتاب کرنتھیوں 1 میں ایک دوسرے سے آگے بڑھنے والی دوڑ کا ذکر ہے اور جیتنے والے کے لیے انعام کا بیان ہے نیز پہلوانوں کی مکابازی کو بیان کیا گیا ہے۔[6]
- کتاب اعمال میں تماشہ گاہ کا ذکر ہے اور اس کی طرف دوڑنے کا بیان ہے۔[7] اور کتاب قضاۃ میں سمسون نے ایک پہیلی اپنے رقیبوں سے پوچھی اور اس دلچسپ پہیلی کو بیان کیا گیا ہے۔[8] غرضیکہ بائبل میں مختلف دلچسپ تفریحی سرگرمیوں کا ذکر موجود ہے۔
- کتاب نوحہ میں ہے: ” جوانوں کی نغمہ پردازی سنائی نہیں دیتی۔“ [9]
- کتاب متی میں ہے: ” اور جب یسوع سردار کت گھر آیا اور بانسلی بجانے والوں کو اور بھیڑ کو غل مچاتے دیکھا۔“ [10]
- کتاب واعظ میں ہے: ” غم کھانے کا ایک وقت ہے اور ناچنے کا ایک وقت ہے۔“[11]
- کتاب زبور میں ہے۔: ” اور مئے جو انسان کے دل کو خوش کرتی ہے۔“[12] لیکن ذکر مئے کے ساتھ ساتھ بعض مقامات پر نشہ آور مشروب کو ناپسند بھی کیا گیا ہے۔

---

(1) **کتاب مقدس، سموئیل**،18/6، ص296

(2) **کتاب مقدس، سلاطین**، 40/1، ص325

(3) **کتاب مقدس، لوقا**،25/16، ص75

(4) **کتاب مقدس، پیدائش**، 24/32 ، ص34

(5) **کتاب مقدس، نوحہ**،12/3، ص775

(6) **کتاب مقدس، کرنتھیوں 1**، 37/9، ص160

(7) **کتاب مقدس، اعمال**،30/19، ص129

(8) **کتاب مقدس، قضاۃ**، 14/11، ص245

(9) **کتاب مقدس، نوحہ**،14/5، ص775

(10) **کتاب مقدس، متی**، 13/9، ص12

(11) **کتاب مقدس، واعظ**۔ 4/3ص647

(12) **کتاب مقدس، زبور**، 15/104، ص588

ISSN Online : 2709-4030
ISSN Print : 2709-4022
Vol.8 No.2 2024

- کتاب یسعیاہ میں ہے:" ان پر افسوس جو صبح سویرے اٹھتے ہیں تاکہ نشہ بازی کے درپے ہوں اور جو رات کو جاگتے ہیں جب تک شراب انہیں بھڑکا نہ دے اور ان کے جشن کی محفلوں میں بربط اور ستار اور دف اور بین اور ستار ہیں۔ [1]
- کتاب تواریخ دوم میں ہے۔: " اور یرمیاہ نے یوسیاہ پر نوحہ کیا اور گانے والے اور گانے والیاں سب اپنے مرثیوں میں آج کے دن تک یسعیاہ کا ذکر کرتے ہیں۔[2]

2. تفریح اور ہندومت

ہندومت کے پیروکار مندوروں میں دیوی، دیوتاؤں، ان کے مجسموں، یا تمثیلوں کے سامنے پوجا پاٹ کرتے ہیں۔ بھجن گاتے ہیں اور ناچا بھی جاتا ہے۔ اسی طرح تہواروں کے موقع پر مرد قیمتی پوشاک پہنتے ہیں اور عورتیں زیورات پہنتے کا التزام کرتی ہیں۔ نیز اظہار مسرت کے لیے مختلف کھیل تماشے اور خوشگوار غذا کا اہتمام ہوتا ہے۔ گویا ہندومت میں تفریح لازمی عنصر ہے یہی وجہ ہے کہ مردوں کو حکم دیا گیا ہے کہ باپ، خاوند اور دیور وغیرہ عورتوں کی عزت کریں اور ان کو زیور وغیرہ سے خوش رکھیں، مزید کہ:

" اس لیے حشمت کی خواہش کرنے والے آدمیوں کو مناسب ہے کہ عزت اور تہوار کے موقع پر زیورات، پوشاک اور خوراک وغیرہ سے عورتوں کی ہمیشہ عزت کریں " [3]

علم موسیقی کی اہمیت ہندومت میں مسلمہ ہے۔ سوامی دیانند اس ضمن میں منو کی تعلیمات بیان کرتا ہے۔

" گاندھروید جس کو علم موسیقی کہتے ہیں اس میں سُر، راگ راگنی، سلم تال گرام، تان ساز بجانا، ناچنا اور گیت وغیرہ کو قرار واقعی سیکھنا چاہیے لیکن سب سے مقدم سام وید کو باجا اور ساز کے ساتھ گانا سیکھنا چاہیے۔" [4]

اسی طرح خواشگواری کے متعلق گیتا میں ہے۔:

ے

غذا جس سے صحت ہو اور زندگی
بڑھے زور وطاقت خوشی خرمی
مقوی ہو پر روغن اور خوشگوار
ستوگن کے شائق کو ہے اس پیار [5]

لیکن جو لوگ گیان دھیان میں لگے رہتے ہیں جو اپنے آپ کو صرف پوجا پاٹ کے لیے وقف کر دیتے ہیں۔ایسے برہماچاریہ افراد کے لیے زندگی کی یہ لذتین عیب شمار کی گئی ہیں۔ منو کہتا ہے کہ:

برہماچاری لڑکا اور لڑکی، شراب، گوشت، خوشبو، بدبو، مالا، زیور، عیش، زن ومرد کی باہمی صحبت، کھٹائی، جانداروں کا مارنا، اعضاء کی مالش کنا، بلاسبب عضو تناسل کا چھونا، آنکھوں میں سرمہ لگانا، جوتا پہننا، اور چھاتہ لگانا، وغیرہ بدافعال سے پرہیز کریں نیز شہوت، عشق، ناچنا، گانا، اور باجا بجانا، قمار بازی، عورتوں کو دیکھنا، اور ان کا قرب وغیرہ کو بھی افعال بد میں شمار کیا ہے اور ان سے پرہیز کیا ہے۔[6]

ہندومت میں بعد از موت خوشی کو حقیقی خوشی قرار دیا گیا ہے جس کو ستوگن کی مسرت کہا گیا ہے جبکہ دنیاوی افعال جو حصول مسرت کے لیے اختیار کیے جاتے ہیں ان کو

(1) **کتاب مقدس، یسعیاہ**، 13/5، ص664

(2) **کتاب مقدس، تواریخ دوم**، 25/35، ص460

(3) منوجی، مہاراج، **منوسمرتی**، لاہور، (بھارتی تاراچند چھنبر بک سیلر، لوہاری)، ادھیائے ۳، اشلوک نمبر ۵۵، ص ۴۳۔

(4) سوامی، دیانند، پنڈت، **ستیارتھ پرکاش**، (لاہور، راج پال پبلیشرز)، آریہ پستکالیہ، 1925، ص ۱۱۲۔

(5) خواجہ دل محمد، **شرح بھگوت گیتا**، ترجمہ: یہ دل کی گیتا، (لاہور، خواجہ بک ڈپو، موہن لال روڈ، 1945) سترھواں ادھیائے، اشلوک نمبر ۸، ص 294

(6) منوجی، **منوسمرتی**، ادھیائے، ۴، اشلوک نمبر ۳۴، ص ۳۱۲۔

ISSN Online : 2709-4030
ISSN Print : 2709-4022
Vol.8 No.2 2024

عارضی مسرت قرار دیا گیا ہے اور اسے جو گن کی خوشی کہا گیا ہے۔[1]

3. قبل از اسلام عربوں کی تفریحی سرگرمیاں

عرب ریگستانی علاقہ تھا، پیداوار کی قلت تھی۔ ذرائع آمدنی محدود تھے۔ دنیا کی ترقی سے زیادہ تر بے خبر تھے مشاغل کی کمی اور مناظر کی یک رنگی نے ان کی فرصتوں کو بہت وسیع اور فارغ اوقات کو بہت طویل کر دیا تھا۔ اہل عرب جفاکش اور مستعد تھے ایک دوسرے سے چھین کر کھانا پینا ان کی لڑائیوں کی وجہ بنتا۔ چنانچہ ابن اثیر الجزری لکھتے ہیں کہ:

" عرب کی سرزمین پر بے شمار چھوٹی موٹی اور بری لڑائیاں ہو چکی تھی جن کو شمار نہیں کیا جاسکتا ہے ان حالات کی وجہ سے اہل عرب کے اندر دو چیزیں خوب ترقی کر چکی تھیں ایک شعر گوئی اور دوسرے حفاظت خود اختیاری کی مسلسل مشق۔ صعوبت کشی کی عادت نے ان کو جنگ اور بے کار بات بات پر معرکہ آرائی اور زور آزمائی کا شوقین بنا دیا تھا۔ خودستائی، فخر و تعلیٰ بہادری و سخاوت ان کی شاعری کا موضوع تھے۔ بے کاری اور شاعری نے ان کو عشق بازی اور ان کے امراء کو شراب خوری کی طرف متوجہ کیا تھا۔ جوا، تیر اندازی، مشاعرے، مفاخرت، مسابقت وغیرہ ان کے دل بہلانے کے مشاغل تھے۔ دور جاہلیت کی شاعری عربوں کی زندگی کی بڑی عکاس ہے۔ اور ان کی شاعری کے یہی درج بالا مشاغل ہی موضوع تھے۔[2]

- عہد جاہلیت کے شعراء کا سرکردہ شاعر امرالقیس کہتا ہے:

ے فمثلک مبلیٰ قد طرفت و مرضع
فالھیتھا عن ذی تمام معول
اذا مابکی من خلفھا انصرفت لہ
بشق و تحتی شقھا لم تحول [3]

" میں نے کئی تجھ جیسی حاملہ اور دودھ پلانے والی عورتوں کو اپنے ساتھ بچھا لیا جبکہ ان کے پاس سال بھر کے کم سن تعویزوں والے بچے تھے۔ جب وہ اس کے پیچھے روتا تو اس کو بہلانے کے لیے وہ اس کی طرف کا پہلو پھیر لیتی اور میرے پہلو کو کوئی جنبش نہ آنے پاتی۔

- ایک اور نامور جاہلی شاعر علقمہ بن عبدہ تمیمی کہتا ہے:

" میری بیوی ملیکہ جانتی ہے کہ جب مجھ پر حملہ ہوتا ہے یا میں حملہ کرتا ہوں تو شیر ہوتا ہوں میں ضیافت کے لیے اونٹوں کو بہت ذبح کرتا تھا اور اپنی سواری کو تیز دوڑاتا تھا اور وہ کچھ کر گزرتا تھا جو کوئی زندہ نہ کرتا تھا۔ میں اپنے ہم پلہ ساتھیوں کے لیے اپنی سواری تک ذبح کر دیتا تھا اور اپنی چادر دوگانے والیوں کے درمیاں پھاڑ کر بانٹ دیتا تھا۔[4]

- ایک اور عظیم جاہلی شاعر عنترہ بن شداد عبسی اپنے مشہور معلقہ میں کہتا ہے۔

ربذیداہ بالقداح اذا شتا
ھتاک غایات التجار ملوم

" سردی اور قحط کے زمانے میں اس کا ہاتھ جوئے کے تیروں پر بہت چلتا ہے۔ بکثرت شراب نوشی کے سبب وہ تاجروں کے جھنڈے نیچے گرا دیتا ہے اور بے جا اسراف پر وہ ملامت کیا گیا ہے۔

عرب خانہ کعبہ کے اندر ہبل بت کے سامنے تیروں کے ساتھ جوا کھیلتے۔ دس تیر ہوتے جن کو " ازلام " کہا جاتا تھا۔ ہر تیر کا کام جدا نام ہوتا تھا۔ اور ہر تیر کا جداگانہ حصہ

---

(1) خواجہ دل محمد، **شرح بھگوت گیتا** ادھیائے، ۱۸، اشلوک نمبر ۳۶، ص ۳۱۲۔

(2) الجزری، ابن الاثیر، عزالدین علی بن محمد، **الکامل فی التاریخ**، (بیروت: دار صادر، ۱۳۵۷ھ)، ج ۱، ص ۵۰۲۔

(3) سلفی، محمد اسماعیل، **المعلقات السبع، شرح البیان الوافی لمافی المعلقات من الخوافی**، (لاہور: کتب اسلامیہ)، ص ۴۱۔

(4) احمد حسن نجات، **تاریخ ادب عربی**، (لاہور: شیخ غلام علی اینڈ سنز ایجوکیشنل، ۱۹۶۱)، ص ۹۱۔

ISSN Online : 2709-4030
ISSN Print : 2709-4022
Vol.8 No.2 2024

مقرر ہوتا تھا۔ مثلاً: "غذ" کا ایک " توام" کے دو " رقیب" کے تین۔اس طرح بڑھتے بڑھتے " معلیٰ" کے سات حصے ہوتے تھے اور آخری تین تیروں کا کوئی حصہ نہ تھا۔ دس لوگ اپنا مساوی مال ایک شخص کے ہاتھ میں دیتے تھے اس کے حصے کرتا اور تیروں والوں کے تھیلے سے ایک ایک تیر نکال کر سب کو دیتا اس پر جو حصہ لکھا ہوتا وہی اس کا نصیب ہوتا۔ مشہور تابعی مجاہدؒ نے ان تیروں کے ذریعے جوا کھیلنے کی تصریح کی ہے۔ لیکن جمہور مفسرین کہتے ہیں کہ یہ تیر فال نکالنے کے لیے استعمال ہوتے تھے۔ احافظ ابن کثیر لکھتے ہیں کہ ممکن ہے کہ ان سے یہ دونوں کام لیے جاتے ہوں۔(1)

عرب میں میلے بھی لگا کرتے تھے جن میں " ذوالمجاز، مجنہ، اور سوق عکاظ" کے میلے مشہور تھے۔ جہاں ان میلوں میں فن پہلوانی، کشتی، تلوار بازی، اور نیزہ بازی کے مقابلے ہوتے تھے۔ وہاں ان میلوں میں شعراء اپنا کلام بھی پیش کرتے تھے اور حاضرین وناقدین فن پرکھ کر فیصلہ دیتے تھے کہ کس شاعر یا خطیب کا کلام بہتر ہے اور اس جس کا کلام سب سے بہتر چنا جاتا اس شاعر کے کلام کو بیت اللہ کے ساتھ لٹکا دیا جاتا تھا۔ چنانچہ امراءالقیس، نابغہ ذیبانی، زہیر بن ابی سلمی، عنترہ وطرفہ، علقمہ، اور اعشیٰ وغیرہ کے قصائد عظیم الشان اور عمدہ ہونے کی وجہ سے بیت اللہ کے ساتھ لٹکائے گئے۔ اسی مناسبت سے ان کو سبع معلقات بھی کہا جاتا ہے۔(2)

اہل عرب کے ہاں جسم کے قابل شرم حصوں کی پردہ پوشی کی کوئی اہمیت نہ رکھتی تھی یہاں تک کہ ان میں سے بکثرت حج کے موقع پر کعبہ کے گرد برہنہ ہو کر بیت اللہ کا طواف کرتے تھے جس کو رسول اللہ ﷺ نے حکماً ممنوع رار دیا۔(3)

دور جاہلیت میں قصہ گوئی بھی لوگوں کا پسندیدہ مشغلہ تھا۔ عموماًان قصوں میں آباؤاجداد کے کارناموں کا ذکر کرتے۔ حج کا اجتماع جو کہ اہل عرب کا سب سے بڑا اجتماع تھا۔ عرب جب حج سے فارغ ہوتے تو منیٰ اور الجبل کے درمیان بعض کہتے ہیں کہ بیت اللہ کے پاس بیٹھ کر اپنے آباؤواجداد کے فخریہ کارنامے ایک دوسرے سے بڑھ چڑھ کر بیان کرتے تھے جس کو اللہ تعالی نے قرآن کریم میں منع کیا اور اس کی جگہ اللہ کے ذکر کا حکم دیا گیا۔(4)

عرب کے لوگ قحبہ گری کے بھی عادی تھے۔ ایک عورت متعدد مردوں سے تعلق رکھتی اور جب بچہ پیدا ہوتا تو جس کا متعلق کہہ دیتی کہ یہ بچہ اس کا ہے اسی کا بچہ تسلیم کر لیا جاتا۔ گویا اس حرام کاری کو بھی معاشرتی مقبولیت حاصل تھی۔ ایک اور طریقہ یہ تھا کہ لوگ اپنی جوان اور خوبصورت لونڈیوں کو کوٹھوں پر بٹھا دیتے تھے اور ان کے دروازوں پر جھنڈے لگا دیتے تھے۔ یہ عورتیں "قلیقیات" کہلاتی تھیں۔ اور ان کے گھر " مواخیر" کے نام سے مشہور تھے۔ بڑے بڑے رئیسوں نے اس قسم کے چکلے کھول رکھے تھے ۔ رئیس المنافقین عبداللہ بن ابی سلول کا مدینہ میں ایک باقاعدہ چکلہ موجود تھا جس میں چھ خوبصورت لونڈیاں رکھی ہوئی تھیں۔(5)

امام مسلم سیدنا جابرؓ سے روایت کرتے ہیں کہ عبداللہ بن ابی بن سلول کی مسیلۃ اور امیمہ نامی دو لونڈیاں تھیں۔ جن سے وہ زبردستی حرام کاری کرواتا تھا۔ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں شکایت کی تو سورت نور کی آیت نازل ہوئی(6) ﴿وَلَا تُكْرِهُوا فَتَيَاتِكُمْ عَلَى الْبِغَاءِ﴾ (7) " "اور نہ زبردستی کرواپنی باندیوں پر بدکاری کے واسطے" واسطے"

اس آیت میں یہ جو شرط ہے اگر وہ بچنا چاہیں تو غالب احوال پر ہے اس لیے کہ جبر اسی پر ہوتا ہے جو زنا سے بچنا چاہے اور جو نہ بچنا چاہے وہ تو بلا جبر زنا کراتی ہے اور مقصود یہ ہے کہ زنا کے لیے لونڈی پر جبر کرنا حرام ہے خواہ وہ زنا سے بچنا چاہیں یا نہ چاہیں اور جس صورت میں وہ زنا سے نہ بچنا چاہیں تب بھی جبر ہو سکتا ہے اس طرح سے کہ وہ ایک شخص خاص سے زنا کرانا چاہیں اور مالک دوسرے شخص سے کرانے پر جبر کرے اور یہ سب صورتیں حرام ہیں۔ ایک روایت ہے کہ عبداللہ بن ابی کی چھ لونڈیاں تھیں معادہ، مسیکہ،

(1) ابن کثیر، حافظ، اسماعیل بن محمد، **تفسیر القرآن العظیم**، (لاہور: سبیل اکیڈمی، شاہ عالم مارکیٹ)، ج۲، ص ۱۴۔

(2) ابن خلدون، عبدالرحمٰن بن محمد، **تاریخ ابن خلدون**، (سعودی عرب، مکتبہ المعارف طائف)، ج۱، ص ۵۰۹۔

(3) بخاری، محمد بن اسماعیل، **الجامع الصحیح**، کتاب المناسک، باب لایطوف بالبیت، (بیروت: دارالکتب العلمیہ) رقم الحدیث: ۱۶۲۲، ص ۴۸۳۔

(4) الخازن، علی بن محمد بغدادی، **تفسیر الخازن**، (بیروت: دارالکتب العلمیہ)، ج۱، ص ۱۴۲۔

(5) مودودی، ابوالاعلی، سید، **تفہیم القرآن**، (لاہور: ادارہ ترجمان القرآن)، سورۃ نور حاشیہ نمبر ۵۹، ج۳، ص ۴۰۳۔

(6) قشیری، مسلم بن الحجاج، **الصحیح المسلم**، کتاب التفسیر، رقم الحدیث: ۲۱۶۵، ج۲، ص ۴۲۲۔

(7) سورہ نور: ۳۳

امیمہ، عمری، اردی اور قتیلہ اور وہ ان سب کو جبر اًخرچی پر چلاتا۔

خلاصہ بحث و نتائج

اس ریسرچ آرٹیکل میں مختلف مذاہب جیسے اسلام، عیسائیت، ہندومت، بدھ مت اور یہودیت میں تفریح کے تصورات کا تجزیہ کیا گیا ہے۔ ہر مذہب کے پیروکار اپنے مخصوص مذہبی اصولوں کے تحت تفریح کے مختلف طریقے اپناتے ہیں۔ اسلام میں تفریح کو اعتدال میں رکھنے پر زور دیا جاتا ہے اور اسے روحانی تربیت کا حصہ سمجھا جاتا ہے۔ عیسائیت میں تفریح کو خدا کی تخلیق کی خوشی کے طور پر دیکھا جاتا ہے۔ ہندومت میں تفریح کو روحانی نشوونما کا ذریعہ مانا جاتا ہے، جب کہ بدھ مت میں تفریح کو ذہنی سکون اور مراقبے کے ذریعے حاصل کرنے پر زور دیا جاتا ہے۔ یہودیت میں تفریح کو سماجی اور خاندانی روابط مضبوط کرنے کا ذریعہ سمجھا جاتا ہے۔

- تفریح تمام مذاہب میں اہم ہے اور اسے روحانی اور جسمانی سکون کا ذریعہ سمجھا جاتا ہے۔
- ہر مذہب تفریح کے مختلف طریقوں کو اپنانے کی اجازت دیتا ہے جو ان کے مذہبی اصولوں کے مطابق ہوں۔
- تفریح معاشرتی ہم آہنگی اور اجتماعی روابط مضبوط کرنے میں مددگار ثابت ہوتی ہے۔
- مذہبی تفریحی سرگرمیاں افراد کی روحانی اور جسمانی صحت پر مثبت اثرات مرتب کرتی ہیں۔
- مذہبی تعلیمات میں تفریح کی اہمیت اور اس کے مثبت اثرات پر زور دیا جائے۔
- مختلف مذاہب کے درمیان تفریحی سرگرمیوں کے تبادلے کو فروغ دیا جائے تاکہ بین المذاہب ہم آہنگی بڑھے۔
- مذاہب کے پیروکاروں کو تفریح کے متوازن اور مثبت طریقوں کو اپنانا چاہیے جو ان کے مذہبی اصولوں سے ہم آہنگ ہوں۔